

## فرائض نبوت (قرآن حکیم کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ نے یہ کارخانہ حیات بے سبب پیدا نہیں کیا۔ تخلیق کائنات اور اس میں موجود تمام مخلوقات کی پیدائش کا کوئی نہ کوئی مصرف اور سبب پایا جاتا ہے۔ تمام نباتات، حیوانات اور جمادات اشرف المخلوقات بنی آدم کی خدمت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ یقیناً یہ اشرف المخلوقات انسان بھی بے وجہ تخلیق نہیں کیے گئے۔ قرآن کریم میں انسان کی تخلیق کا سبب بیان کرتے ہوئے رب کریم کا ارشاد ہے۔

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (المملک: ۳)

”جس (اللہ) نے موت و حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمانے کے تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے۔“

گویا کہ تخلیق انسان کا مقصد اس کی آزمائش ہے۔ انسان کو قوت ارادہ کا مالک بنا کر، نیکی اور بدی کو اختیار کرنے کی مرضی دے کر اور عقل و شعور کی نعمت دے کر اسے اشرف المخلوقات کے لقب سے نوازا۔ جس سے مقصود انسان کی آزمائش ہے۔ لیکن رب کریم کی ذات انتہائی مہربان ہے۔ اس نے انسان کو اس آزمائش گاہ میں کسی پیشگی تیاری اور راہنمائی کے بغیر بے یار و مددگار نہیں چھوڑا۔ بلکہ اس کی راہنمائی کے لیے الہامی کتب کی صورت میں اصول و قوانین سے مزین ضابطہ حیات کی طرف راہنمائی فرمائی۔ جبکہ انہی اصول و ضوابط کی تشریح اور عملی نمونے کے لیے انبیاء کرام مبعوث فرمائے۔ ارشاد باری ہے۔

إِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر: ۲۳)

”کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی (انسانوں کو) ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔“

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد: ۷)

”اور ہر قوم کے لیے ایک راہنما ہے۔“

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا (النحل: ۳۶)

”البتہ ہم نے ہر قوم کے لیے رسول بھیجا۔“

اسی فرمان الہی کی توثیق حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے۔ مسند امام احمد بن حنبل میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ تک اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر (انبیاء کرام) بھیجے جن میں سے ۳۱۵ صاحب کتاب رسول تھے۔

### نبی کی تعریف

نبی کا لفظ نَبَا سے ہے جس کے معنی بڑی یا اہم خبر ہے۔ (عم یتسا لون ۳۰ واں پارہ کی دوسری آیت) اور نبی اہم خبر پہنچانے والا ہے۔ جبکہ اس خبر یا پیغام پہنچانے کو نبوت کہتے ہیں۔

## فرائض نبوت

### نبوت کی حقیقت و ضرورت

شاہ ولی اللہ حجۃ البالغہ میں نبوت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبوت انسانیت کے رتبہ سے بالاتر ہے جس طرح انسانیت حیوانیت سے بالاتر ہے۔ وہ عطیہ الہی اور موہبت ربانی ہے، سعی و محنت اور کسب و تلاش سے نہیں ملتی۔ ارشاد ربانی ہے۔

اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ (الانعام: ۱۲۴)

”اللہ بہتر جانتا ہے کہ جہاں وہ اپنی رسالت کا منصب بنائے۔“

اس کے لیے ایک صریح آیت یہ ہے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (الجمعة: ۴)

”یہ (نبوت) خدا کا فضل ہے جسے وہ چاہے دے۔“

گویا کہ نبوت انبیاء کے لیے اکتسابی چیز نہیں بلکہ وہی عطیہ ہے۔ اور یہ عطیہ خداوندی انسانوں میں سے اللہ کے برگزیدہ اور منتخب انسانوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ یعنی انبیاء کرام بھی بشر ہی ہوتے ہیں۔ اگرچہ نبی عام انسانوں کے ساتھ بشریت اور انسانیت میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔ مگر عقلیت و معنویت میں وہ ان سے بالکل الگ ہوتا ہے کیونکہ اس میں وحی قبول کرنے کی جو صلاحیت ہوتی ہے وہ دوسرے انسانوں میں نہیں ہوتی۔ اسی مفہوم کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ (الکہف: ۱۱۰)

”میں تمہاری ہی طرح بشر ہوں (مگر) مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔“

بشریت میں گو پیغمبر کو دوسرے انسانوں کے مثل کہا گیا ہے مگر ساتھ ہی وحی کے فرق و امتیاز کو دونوں میں حد فاصل قرار

دے دیا گیا ہے۔

### نبی کی ضرورت

انسانوں میں دو قسم کی قوتیں ہیں۔

۱۔ بہیمی قوت

۲۔ ملکوئی قوت

کھانا پینا، شہوت، حرص و طمع اور زائل اخلاق جیسے افعال بہیمی قوت کے آثار ہیں۔ جبکہ غور و فکر، علم و معرفت، حسن اخلاق وغیرہ ملکوئی قوت کے نتائج ہیں۔ انسانوں کی روحانی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ کہ اس کی بہیمی قوت اس کی ملکوئی قوت کے تابع ہو۔ مگر عملی کیفیت یہ ہے کہ انسان کی آنکھوں پر موجودہ دنیاوی لذائذ، حرص و طمع اور بے جا خواہشوں اور غفلتوں



## فرائض نبوت

کے اتنے پردے پڑ جاتے ہیں کہ اصلی اور فطری وجدان اور قوت احساس کا مادہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اس اندرونی وجدان اور احساس کے فاسد ہو جانے سے وہ حق و باطل، خیر و شر اور نیک و بد کی تمیز بھول جاتا ہے۔ اس لیے نوع انسان کو صحیح راہنمائی کے لیے راہنماؤں اور روحانی معلموں کی ضرورت ہے جن کے احساس و وجدان کا آئینہ شفاف اور چمک دار ہو۔ ایسے ہی نفوس قدسیہ انبیاء کرام کہلاتے ہیں۔

جب حکمت الہی کا یہ اقتضاء ہے کہ مخلوق کی ہدایت و اصلاح کے لیے ان نفوس قدسیہ میں سے کسی کو بھیجے تو اس کی آمد مخلوق کے لیے تائیکی سے نکل کر روشنی میں آنے کا سبب بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ فرض قرار دے دیتا ہے کہ وہ دل و جان سے اس کی اطاعت کریں اور بارگاہ الہی سے تاکید ہوتی ہے کہ جو اس کی اطاعت کرے وہ (اللہ) اس سے خوشنودی اور جو اس کی مخالفت کرے گا اللہ اس سے ناخوشی ظاہر کرے گا۔ یہی شخص نبی ہوتا ہے۔

### فرائض نبوت

قرآن کریم میں چار مقامات پر نبی کریم ﷺ کے منصب رسالت کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے ظہور کے لیے یہ دعائیں کی تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ (البقرہ: ۱۲۹)

”اے ہمارے رب! ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔“

۲۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی اور فرمایا:

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (البقرہ: ۱۵۱)

”جس طرح ہم نے تمہارے اندر خود تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔“

۳۔ اس دعائے ابراہیمی کے مطابق آنحضرت ﷺ کے ظہور کا احسان اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں اس طرح ذکر کیا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (آل عمران: ۱۶۴)

”اللہ نے ایمان لانے والوں پر احسان فرمایا جبکہ ان کے اندر خود انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو انہیں اُس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔“

## فرائض نبوت

۴۔ اللہ تعالیٰ اپنے اسی احسان کو سورہ جمعہ میں اس طرح دہراتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعة: ۲)

”وہی ہے جس نے اُمیوں کے درمیان خود انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان کو اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔“

ان تمام آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی بعثت کے مقاصد یا منصب نبوت کے فرائض بیان کیے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ اُمت کو کتاب اللہ کی آیات کی تلاوت سنانا اور سکھانا۔
- ۲۔ اُمت کو کتاب اللہ کی تعلیم دینا۔
- ۳۔ حکمت کی تعلیم دینا۔
- ۴۔ اور ان کا تزکیہ نفس (کردار سازی) کا فریضہ انجام دینا۔

۱۔ کتاب اللہ کی تلاوت سکھانا۔ پڑھنا

کسی بھی نبی کے فرائض نبوت میں سے پہلا فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنی اُمت کو کتاب اللہ کی تلاوت سنائے اور انہیں سکھائے۔ یعنی آیات مبارکہ پڑھ کر سنائے۔ اور اللہ کے احکامات کو بعینہ لوگوں تک پہنچا دے۔ ارشاد باری ہے۔

۱۔ اَنَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ (العنكبوت: ۲۵)

”ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمادی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے۔“

۲۔ اَتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ (العنكبوت: ۵۱)

”جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے۔“

۳۔ لَتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ (الرعد: ۳۰)

”آپ انہیں پڑھ کر سنائیے جو وحی ہماری طرف سے آپ پر اُتری ہے۔“

اسی فرض کی بجا آوری کے لیے نبی کریم ﷺ نبی نازل شدہ وحی کو نہ صرف صحابہ کرامؓ کی مجلس میں تلاوت فرما کر سناتے بلکہ اسے محفوظ کرنے کے لیے کاتبین وحی سے لکھوانے کا اہتمام کرتے تاکہ صحابہ کرامؓ کے لیے اُسے یاد کرنا آسان ہو جائے۔ آپ ﷺ ان آیات مبارکہ میں سے کچھ حصہ ہر نماز میں تلاوت فرماتے۔ تاکہ صحابہ کرامؓ بار بار سن کر یاد کر لیں۔ تلاوت قرآن نماز کا فرض رکن قرار پایا۔ قرآن کریم کو زبانی یاد کرنے اور دیکھ کر پڑھنے کے لیے مختلف قسم کی ترغیبات فرماتے۔ تاکہ صحابہ کرامؓ آیات الہی کو باقاعدگی سے پڑھیں اور ان میں بیان شدہ احکامات کو سمجھیں اور ان پر عمل کر سکیں۔ نبی کریم ﷺ کا ساری زندگی یہ

